فہرست مضامین

الشہاب الثاقب

(پیوستہ بگذشتہ)

از اعلیٰ حضرت شمس العلماء سید مقبول احمد شاہ قادری کشمیری ثم ہانگل شریف رضی اللہ عنہ

فرقہ وہابیہ کا ایمان ہے۔مسلمانوں کے ہر کام میں خلاف کریں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک جماعت تھی ،جو مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑتی تھی، اور جہاد میں شریک بھی رہا کرتی تھی۔ یہ صرف اپنا بچاؤ اور دنیوی اغراض حاصل کرنے کے لئے کرتی تھی۔خود کو مسلمان ہی کہلاتی تھی،حقیقت میں یہ جماعت مسلمان نہ تھی، اس جماعت نے ایک مسجد بھی بنوائی تھی، ارادہ کیا کیا تھا کہ نبی کریم ﷺ کو دعوت دے کر اس میں نماز پڑھوائیں گے۔اس جماعت میں اکثر یہود اور مشرک تھے، اللہ پاک نے نبی کریم ﷺ کو اطلاع دی یہ لوگ آپ کے پاس آکر قسم کھائیں گے،ہم کو یہ مسجد بنانے میں کوئی غرج نہیں،صرف نیک غرض ہے ان پدری مسلمانوں کے یعنی ہم اس مسجد میں نماز پڑھیں گے۔قرآن۔حدیث اور اسلام کی اشاعت کریں گے، اور دھوپ اور بارش میں یہاں پر آرام کریں گے، آپ اس مسجد میں نمز کے لئے ہرگز قیام نہ کیجئے آپ کی نماز ہرگز اس میں جائز نہیں یہ مسجد مسلمانوں کے لئے ضرر پہنچانے پھوٹ اور تفرقہ ڈالنے کے لئے بنائی گئی ہے۔جو مسجد مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کے لئے بنائی جائے اس میں ہرگز نماز جائز نہیں۔پھر حضور ﷺ نے اس مسجد کو منہدم کر دیا اور حکم دیا اس جگہ کوڑا کرکٹ پھینکا کرو اور پاخانہ پیشاب کے لئے جگہ بناؤ۔ (تفسیر حسینی)

مسلمانوں! اس پر غور کرو صریحاً نفس قرآنی ہے مذکورہ بالا جماعت کی شانے صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں صدور پایا بعض نے اہل بیت کے محبت کی آڑ لے کر مسلمانوں کو ضرر پہنچایا۔العیاز باللہ صحابہ کو سب شتم ''گالیاں'' دینا شروع کیا یہ رافضی ہوئے بعض نے صحابہ کی محبت آڑ لیکر اہل بیت کو نعوذ باللہ گالیاں دینا شروع کیا، مولے علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ بغاوت کی ان کے مقابلہ کے لئے خروج کیا یہ خارجی ہوئے۔انہی کے ذریت سے محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔مذکور بالا شاخ نے جب ہندوستان میں وہابی کا جنم لیا تو مسلمانوں کو بے حد ضرر پہنچایا۔مسلمانوں کے درمیان پھوٹ اور تفرقہ ڈال دیا۔مسلمانوں کو کورٹ چڑھایا۔مسلمانوں کی مسجدوں کو بند کروایا۔جہاں پر اس فرقے کے دو تین گھر ہوئے ایک دیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ قائم کر دئے۔ حدیثوں پر عمل کرنے کی آڑ لیکر دنیا کے مسلمانوں کو کافر مشرک کہے کیونکہ تقلید مجتہدین اس طائفہ تالفہ کے نزیک کفر و شرک ہے۔اس فرقہ کی شرارت سے ریاست میسور بھی نہ بچ سکی۔یہاں پر بھی بہت جگہوں میں مسلمانوں کو ضرر پہنچایا۔مسلمانوں کو کورٹ چڑھایا۔چنانچہ جب میں ریاست میسور میں داخل ہوا تو اس وقت کسی چراغ چاٹو وہابی کا مقدمہ کورٹ میں دائر تھا۔مسلمانوں کے درمیان پھوٹ اور تفرقہ ڈالنے کے سبب سے کسی سنی نے اس کی داڑھی کتروادی تھی۔اس نے اپنی داڑھی کی قیمت دس روپے لگا کر کورٹ میں مقدمہ دائر کیا تھا۔غرض نہ رافضی اہل بیت کے محب نہ خارجی صحابہ کے محب نہ وہابی حدیثوں کے عامل یہ دعویٰ ان کا زبانی ہے، لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے پیش کرتے ہیں۔اگر اس میں کسی کو شبہ ہو تو وہابیہ سے دریافت کرے کہ تم ہمیشہ سینہ پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہو۔ہمیشہ سینے پر ہاتھ باندھنے کے لئے کوئی حدیث پیش کرو۔مگر کوئی وہابی قیامت تک کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکے گا پھر انکی ضد دیکھو اس پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں نہ اس دعویٰ کو۔

وہابیہ کے حسب حال ایک حکایت یاد آئی۔ایک ملا جی کسی رئیس کے بچوں کو پڑھایا کرتے تھے، ایک روز نائی گاؤں سے ملاقات

کوآیا۔دور سے دیکھ کر کہنے لگا۔کیا ملا جی آرام سے بیٹھے ہو،اپنے گھر کی خبر تو لیجئے ملا جی گھبرا کر کہنے لگے۔ارے خیر تو ہے!!! نائی۔۔۔۔کیا کہوں کلیجہ منہ کو آتا ہے اگر آپ کو اختلاج قلب کا دورانہ پڑجائے۔ اپنے جگہ کو مضبوط تھام رکھیں تو کہہ دوں۔آپکی بی بی رانڈ ہوگئی۔۔۔۔ملا جی کو یہ خبر سنتے ہی غشی کی حالت طاری ہوگئی۔ذرا اوسان درست کر کے رئیس کے ہاں دوڑ گئے۔روکر کہنے لگے۔میں گھر کو جاتا ہوں۔میری بی بی رانڈ ہوگئی۔یہ کہتے ہوئے پچھاڑ کر برانڈے سے نیچے گر پڑے۔پھر حاس درست کر کے رئیس کے پاس روکر کہنے لگے۔میں گھر کو جاتا ہوں۔ میری بی بی رانڈ ہوگئی۔رئیس کہنے لگا۔ملا جی آپ تو زندہ موجود ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آپکی بی بی کیسے رانڈ ہوگئی۔کیا آپکی بی بی کو دو چار خصم تھے؟ اگر وہ مر گئے تو آپکو تو خوش ہونا چاہئے۔کیونکہ آپ کے رقیب مر گئے وہ بی بی آپ ہی کی رہی گی ملا جی دیر تک سوچنے کے بعد کہنے لگے۔تھی تو وہ میری ہی بی بی مگر گھر سے آیا ہے معتبر نائی۔اس نے مجھ کو خبر دی کہ تمہاری بی بی رانڈ ہوگئی۔کیا میں اور وہ نائی جھوٹ کہتا؟ ۔۔اتنے میں ملا جی۔دیکھو حضور اب آپ کو یقین آ گیا؟۔۔رئیس کہنے لگا۔ ملا جی آپ زندہ موجود آپکی بی بی رانڈ ہونے کا کیا معنیٰ؟۔۔ملا جی نے یہی رٹ لگائی۔میں گھر کو جاتا ہوں۔میری بی بی رانڈ ہوگئی۔گھر سے آیا ہے معتبر نائی۔۔رئیس نے ملا جی کو بار بار سمجھانے کی کوشش کی مگر ملا جی نے ایک بات کو بھی تسلیم نہیں کیا۔صرف زبان پر یہی رٹ جاری تھی ۔میں گھر جاتا ہوں میری بی بی رانڈ ہوگئی۔گھر سے آیا ہے معتبر نائی ۔۔۔(سنی) بعینہ یہی مثال وہابیہ کی ہے۔میں نے انکو تقریر و تحریر سے بارہا سمجھایا۔نبی کریم ﷺ سے سینہ پر ہاتھ باندھنا اور اونچی آواز میں آمین۔رفع یدین ساری عمر شریف میں حالت امامت میں ایک مرتبہ کرنا ثابت ہے۔قطع نظر اس کے جرح تضعیف و تنبیخ سے تمہارا امام حالت امامت میں ایک افعال مذکور ہمیشہ کرتا ہے۔ہمیشہ کرنے کے لئے کوئی حدیث نہیں۔تم مقتدی ہو کر منفرد ہو کر افعال مذکور کرنے کے لئے کوئی حدیث ہی نہیں۔تم امام۔مقتدی۔منفرد سب افعال ہمیشہ کرتے ہو۔

جب تم قیام میں رہتے ہو،دونوں قدموں کے درمیان کس قدر فاصلہ رکھتے ہو؟ نماز میں آنکھیں بند کرنے سے حدیث شریف میں منع آیا ہے۔تم جب قیام میں رہتے ہو کدھر دیکھتے ہو؟ جب رکوع میں رہتے ہو کدھر دیکھتے ہو؟ جب قومہ میں رہتے ہو کدھر دیکھتے ہو؟ جب سجدے میں رہتے و کدھر دیکھتے ہو؟ یہ سب تم پانچ وقت کی نماز میں ضرور کرتے ہو اور تم یہ بھی کہتے ہو، جو چیز حدیث سے ثابت نہیں وہ ناجائز و حرام۔بدعت شنیع ہے۔مذکوہ ء بالا یہ سب چیزیں حدیث سے ثابت نہیں، یہ تمام کرنے کے لئے کوئی حدیث ہی نہیں۔میری سمجھ میں یہ بات آتی نہیں کہ تم عمل بالحدیث اہل حدیث کیوں کر ہو؟

وہابیہ بزبان حال وقال بے شک آپ کی بات بالکل بجا اور صحیح ہے۔ہمارے پاس افعال مذکور یعنی سینہ پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا، آمین پکار کر کہنا، رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا، یہ سب افعال ہمیشہ کرنے کے لئے کوئی حدیث ہی نہیں۔باقی افعال کے لئے کوئی حدیث رسول ﷺ ہی نہیں۔مگر پنجاب ہندوستان سے آیا ہے معتبر نائی۔اس نے ہم کو خبر دی کہ تم سب مرد عورت ، اما، مقتدی، منفرد سینہ پر ہاتھ باندھنا رفع یدین کرنا آمین پکار کر کہنا یہ افعال ہمیشہ کرنے سے عمل بالحدیث اہل حدیث ہو۔ان کی داڑھی ناف کے نیچے لٹک رہی تھی۔بایں ریش درازی کے کیا اس نے جھوٹ کہا ہے؟

سنی:۔یہ مقولہ مشہور ہے کہ بڑی داڑھی والا بیوقوف ہوتا ہے۔لمبی داڑھی سے مراد چار انگل والا بیوقوف ہوتا ہے۔لمبی داڑھی سے مراد جو چار انگل سے زائد ہو۔اس نے تم کو پرندے تصور کر کے اپنی لمبی داڑھی میں پھنسا دیا۔س نے تمہاری اچھی حجامت کی۔تمہارے پیسے بھی کھا گیا اور تمہارا ایمان بھی برباد کر دیا۔اگر آپ کو اس میں شک ہے تو اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر دیکھئے کہ آپ کی کتنی لمبی داڑھی ہے۔ پھر اپنے دعویٰ پہ غور کیجئے آپ نے اس کے (نائی) کہنے کے مطابق اپنے آپ کو عمل بالحدیث اہل حدیث کہا ہے۔آپ نے فعل مذکور ہمیشہ کرنے لئے حدیث طلب کیجئے۔اب آپ کو یقین آ گیا لمبی داڑھی والا بیوقوف ہوتا ہے۔

وہابی:۔منصف آدمی آپ کی بات ضرور قبول کرے گا۔مگر ہم متعصب اور ضدی ہیں۔ہم آپ کی بات ہرگز نہیں مانیں گے۔کیونکہ پنجاب سے آیا ہے معتبر نائی۔اس نے ہم کو خبر دی تم افعال

مذکور ہمیشہ کرنے سے عمل بالحدیث اہل حدیث ہو۔

سنی:۔یہ تو اس نائی کی تقلید ٹھہری۔کیا تم نائی کے مقلد ہو۔؟ جب تمہارے نزدیک اہل اسلام کے مجتہدوں کی تقلید کرنا کفر شرک ہے۔نائی کی تقلید کفر شرک کیوں نہیں؟تم افعال مذکور کرنے کے لئے اس حدیث طلب کرو۔

وہابی:۔آپ کی غرض ہے کہ ہم افعال مذکور چھوڑا نا۔ہم آپ کی بات ہرگز نہ مانیں گے۔کیوں کہ ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ ہندوستان پنجاب سے آیا ہے معتبر نائی۔اس نے ہم کو خبر دی کہ تم سب افعال مذکور ہمیشہ کرنے سے عمل بالحدیث اہل حدیث ہو۔اس سے بڑھ کر آپ کے سامنے کیا ثبوت پیش کرسکیں گے۔؟ ہمارے پاس یہی نائی کا قول بہت بڑا ثبوت ہے۔

سنی:۔خدا اس نائی کو غارت کرے جس نے ملاجی کی طرح وہابیہ کو گمراہ کیا۔میں نے وہابیہ کی اصلاح کی تھی تو جس چیز کو حرام اور بدعت کہتے ہو اسی کو خود کرتے ہو۔اسی کو تم خود کھاتے ہو۔یہ عقیدہ تم کو قعر جہنم کو پہنچادے گا۔اس عقیدہ فاسدہ سے توبہ کرو باز آجاؤ۔ان کو(وہابیہ کو)لازم میرا شکر گزار رہیں۔مگر انہوں نے برعکس اس کے کفر اور سب وشتم کرنا شروع کیا۔فاللہ المشتکیٰ۔دنیائے اسلام میں یہود ضدی اور عہد شکن مشہور ہیں مگر وہابیہ ان سے بھی بڑھ گئے۔میرے سامنے کئی جگہ وہابیہ نے اپنے عقائد فاسدہ سے توبہ کی جب میں وہاں سے نکل گیا تو پھر وہ مرتد کے مرتد ہی رہے۔کیونکہ یہ لوگ میرے سامنے کوئی بات ثابت نہیں کرسکتے ہیں۔یہ اس شخص کے پاس روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔جس نے میرے اشتہاروں کو دیکھا اور سمجھا اور ما مبھلی میں بھی ایک اجمل وہابی خارجی صورت یہودی سیرت یہاں کے چند مسلمانوں کے سامنے اپنے عقائد فاسدہ سے توبہ کی اور مسجد کے اندر نماز پڑھی اس پر دعوت کے دروازے بند تھے۔جب اس پر دعوت کے دروازے کھل گئے پھر وہ کتے کا کتا ہی رہ گیا۔یہ چند فریق جو اس وقت مسلمانوں کا ساتھ دیتے ہیں،یہ صرف اپنا بچاؤ اور دنیاوی غرض کے لئے کرتے ہیں۔دلوں میں مسلمانوں کے لئے حسد اور بغض رکھتے ہیں۔یہ فریق بہت ہی کم ہیں۔انکو مجبوراً سنی مسلمانوں کا ساتھ دینا پڑتا ہے۔اگر سنی مسلانوں سے علیحدہ ہوجائیں تو غیر مسلم ان کو نوچ کر بوٹی کردینگے۔چند نادان لیدی کے لیڈروں نے مذہب کو بالائے طاق کھ کر کتوں کو بلیوں چوہوں کو اکھٹا کرکے ذلیل وخوار ہوگئے۔اللہ پاک کی قدرت کو دیکھو اب لیدی کا نام لینا بہت بڑا جرم ہے۔اب گیدر عجز ونیاز کی رسی گلے میں ڈال کر اور ہاتھ جوڑ کر آقاء مجاز کے حضور میں چلاتے ہوئے لیدی سے توبہ۔میری توبہ ہائے میری توبہ مگر ان کے فریاد کی شنوائی نہیں۔ان کا آقاء مجاز ایسا بے رحم واقع ہوا ہے وہ ان کی توبہ قبول کرتا ہی نہیں۔اس نے ان کے اپر توبہ کے دروازے بند کردیا۔

چرا کار کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

بلکہ وہ ان کو بزبان قال وحال سے یہ جواب دے رہا ہے

بہر رنگِ کہ خواہی جامہ می پوش		من خوب می شناسم پیران پارسارا

من انداہء قدرت را می شناسم

مسلمانوں کو بدمذہب بدعتیوں کے ساتھ ملنے کی کوئی ضرورت نہیں،اللہ پاک نے سنی مسلمانوں کی تعداد دنیا کے اندر سب سے زیادہ بنادیا ہے۔گو ایک،جگہ میں نہیں۔متفرق ہیں۔مگر۔اعتصام حب اللہ۔نے ان کو مجتمع کیا،خواہ کہیں بھی ہو۔اللہ عزوجل پہلے اعلان فرماچکا ہے۔

اے مسلمانوں!تم ہمت نہ ہارو اور سست اور غمگین نہ ہوجاؤ تم ہمیشہ ہر قوم پر غالب رہوگے بشرطیکہ تم مسلمان ہو۔مسلمان رہو۔مسلمانوں کی دینی ودنیاوی ترقی منحصر ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکاموں کو پوری طرح پابند کریں۔جس نے مذکور احکاموں کی پابندی کی۔اس میں شجاعت بہادری جوانمردی پائی جاتی ہے۔ان کی نظروں میں دنیا ومافیہا ہیچ ہے۔مسلمانوں کو لازم ہے،ان بد مذہب بدعتیوں کے مسجدوں،مدرسوں اور تبلیغی اداروں کو مالی مدد کرنا ایسا ہے جیسے یہود ونصاریٰ کے عبادت گاہوں اور تبلیغی اداروں کی مدد کرنا ہے۔کیونکہ یہود ونصارا اپنے دین کی ترقی چاہتے ہیں۔جس نے ان کو مال مال دے کر مدد کیا اس نے اپنے دین کی تخریب اور برباد کرنے کی کوشش کی۔انہوں نے اپنے لئے جہنم خریدا۔شریعت نے جہاں پر مال خرچ کرنے کی اجزت دی ہو۔وہاں ثواب ہوگا۔جہاں پر اجازت نہیں وہاں

ہرگز ثواب نہ ہوگا۔ثواب حاصل کرنے کے لئے اول حلال مال ہونا شرط ہے۔حرام مال خرچ کرنے میں ہرگز ثواب نہ ہوگا یا حلال مال کسی کے پاس رکھ دیا اس نیت سے کہ اس میں جو سود آجائے تو اس میں سے لوگوں کی مدد کروں گا۔اس میں بھی ہرگز ثواب نہ ہوگا۔کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سودخوار کو سود کے حساب لکھنے والے کو اور اس کے شاہدوں پر لعنت بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سودخوار اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑتا اور جھگڑتا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائی کی۔اس کے لئے جہنم ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک درہم سود کا کھانا چھتیس زناؤں سے بدتر گناہ ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جس گوشت پوشت ہڈی یعنی جس نے حرام مال سے پرورش پائی اس کے لئے جہنم ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے سود کے ستر جزو ہیں۔ادنیٰ جز وسود کا یہ ہے کہ وہ اپنے ماں کا ساتھ جماع کرتا ہے۔یہ وعید شدید اس لئے ہے کہ سود کھانا اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے۔اگر کوئی سودخوار کو کہیں کہ یہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کررہا ہے تو کہنے والا حق بجانب ہوگا۔اس کے ثبوت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک شاہد وعدل ہے، پھر اس مال میں ثواب کیسا؟؟؟ اس کی مثال ایسی ہے مثلاً ایک مسلمان نے ساری عمر گائے بیل، بکری پالیا اور ان کو اچھی طرح موٹے فربے بنادیا آخر وقت ان سب کو سمندر میں پھینک دیا۔ظاہر اس کو اس میں کوئی فائدہ نہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا مجرم وگنہگار ہوگا۔کیوں کہ اس نے اپنے مال کو ضائع کیا۔مگر دریائی جانوروں کو ضرور فائدہ ہوگا کیونکہ ان کو اچھی غذا ملی۔یہی مثال اس مسلمان کی ہے جس نے ساری عمر محنت وتکلیف اٹھا کر دولت حاصل کی اور آخر وقت اس کو خیال آیا قوم کی بہتری کا۔

اس دولت کا ایک حصہ کسی دکاندار کے پاس رکھا تا کہ اس میں جو سود آجائے تو اس سے قوم کی خدمت ہوجائے۔ظاہر اس مالدار مسلمان کو اس سے ہرگز کسی طرح کا فائدہ نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کو حرام کردیا۔بلکہ اپنے لئے عالم برزخ اور عالم آخرت میں عذاب ہی خریدا۔البتہ جن کو یہ سود کے پیسے مل جائیں گے وہ خوب موٹے تازے ہوجائیں گے۔ان کی گمراہی میں اضافہ ہوجائے گا۔کیونکہ حرام مال کھانے سے گمراہی بڑھ جاتی ہے۔نہ ان کو کوئی مذہبی بات معلوم نہ کوئی مذہبی بات پر عمل۔صورت مؤنث کی سیرت مخنث کی۔چال چلن نصاری کا۔جاہل مسلمانوں نے اس کو ترقی نام رکھا ہے۔

زن را بے ریش زیباست مرد را زیب برریش

حرہ را درپردہ زیباست قحبہ را بے پردہ زیب

عورتوں کی صورت بنانے والے نصاری چال چلن والے مذہب سے بے خبر بے عمل لاکھوں مسلمانوں کے قتل کے سبب بنے۔جب سے اسلام پیدا ہوا مسلمانوں پر اس قدر ظلم اور قتل کبھی ہوا ہی نہیں۔اس کا سبب یہ نااہل بنے۔ان زنانی صورت نصاری سیرت مسلمانوں کے خاں ساز سیاست دانی نے کروڑ ہائے مسلمانوں کو غلام بےدام بنادیا۔یہ زنانی صورت والے لوگ مسلمانوں کی تنظیم اور اصلاح کرنے کو پھر رہے ہیں بھلا ان سے تو پوچھو۔ارے بے حیا تیرا ہی گھر بے انتظام ویران ہے تو پہلے اپنی اور اپنے گھر کی اصلاح وتنظیم کر۔پھر لوگوں کی اصلاح کرنا۔تیری اس زنانی صورت پر تیری اس نصرانی سیرت و چال چلن پر تیری اس مذہب سے بے خبری پر، تیری بداعمالی پر اسلام ماتم کررہا ہے۔تجھے شرم نہیں آتی تو اسلام کا نام لے رہا ہے۔اسلام مسلمانوں کے ہمیشہ دینی ودنیاوی ترقی چاہتا ہے بشرطیکہ مسلمان مسلمان رہے۔اگر کسی مسلمان نے اسلام کا قاعدہ وقانون چھوڑ کر ترقی کی یعنی غلامیت کا کوئی بڑا درجہ حاصل کیا۔مثلاً وزیر اعظم بنا یا خود مختار بادشاہ بنا یا کسی مسلمان نے حلال وحرام کے درمیان امتیاز کئے بغیر چند کوڑیوں کا مالک بنا لکھ پتی اور کروڑ پتی کہلایا۔ایسے مسلمان کی نہ اللہ کو ضرورت ہے نہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ کامل مسلمان کو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے چھوڑ ان منکرین کو اپنے حال پر تا کہ خوب کھائیں اور پئیں اور خوب چین کریں۔ان کو خیالی منصوبوں نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔(بقیہ ص 34 پر)

انتباہ

فرقہ احمدیہ قادیانی مرتد کے اشتہار ''رمضان المبارک اور قبولیت دعا''(مورخہ 7رمضان المبارک 1372ھ کی روسے)

اللہ تعالیٰ نے کاارشاد ہے''اذاسالک عبادی الخ'' یہ آیہ کریمہ عام ہے۔خاص رمضان شریف کے ساتھ مخصوص نہیں ۔جس نے مرزاغلام احمد قادیانی مرتدکو یہ لکھا کہ وہ اس زماں کاامام،مہدی،عیسیٰ ،مسیح موعود ہے وہ مسلمانوں کے نزدیک قطعی کافر ہے۔جب مسلمانوں کے نزدیک حضورﷺ کے بعد نیانبی نہ ہوگا۔نہ کوئی مسیح موعود ہوگا۔جوآنے والا ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم رضی اللہ عنہاہوگاجوکسی غیر کے سوامسیح موعود کہے۔تمام دنیا کے مسلمانوں کے نزدیک اسلام سے خارج کافر ہے۔کیونکہ یہ ماننے سے قرآن،حدیث اوراجماع امت کا خلاف لازم آتا ہے۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی توہین کی ہے۔اس نے لکھا ہے ابن مریم علیہ السلام کی ذکرکوتوچھوڑواس سے بہتر غلام احمد ہے۔دیکھوکوئی ولی،قطب یاغوث کسی نبی سے بڑھ کر ہرگز نہ ہوگا۔دیکھواس نے اپنے آپ کوالعیاذباللہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل اوربہتر کہاہے۔مسلمانون کولازم ہے کہ اگرکسی غیرمذہب کے کتابیں نہ دیکھے تاوقتیکہ اپنے مذہب کے معلومات میں کامل نہ ہوتا کہ دوسرے بدمذہب کی ردکرسکے۔دارمی شریف میں حدیث آئی ہے کہ ایک وقت حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ حضورﷺ کے سامنے تورات دیکھ رہے تھے۔حضورﷺ جلال میں آئے ۔ارشادہواکہ اے عمر رضی اللہ عنہ اس وقت اگرموسیٰ علیہ السلام بھی ہوتے ۔اس کومیری تابعداری کے سواچارہ نہ تھا۔تم میرے سامنے تورات پڑھ رہے ہو۔تیرے واسطے قرآن بس نہیں؟

مسلمانو!اس پرغورکروحضرت عمرفاروق باوجودزی عقل مجتہد ہونے کے ان کودوسری کتاب دیکھنے کی حضورﷺ اجازت نہ دی ہم کم فہم وکم علم مسلمانوں کوکب اجازت ہے کہ دوسرے مذہوں کی کتابیں دیکھیں۔(ادارہ ماہنامہ الرشاد ہانگل)

دعابدرگاہ قاضی الحاجات

(ازڈاکٹرایم،جی مردان علی سیفی)

یارب مسلمانوں پہ تیرے ایک تیرااحسان ہو
فرمان احمد پرچلیں پیش نظر قرآن ہو
یارب تیرے محبوب کی امت کے ورثہ میں سدا
زورخالدنورایماں بوذروسلمان ہو
جذبات خلفاء اورائمہ سے منورقلب ہو
جوش بلالی خالدی فطرت سے پرایمان ہو
بھٹکادیاہےشیرعصیاں خوف ہے منزل کی یہ
بارامانت سرپرہے کافورسب عصیان ہو
چھائی ہوئی تاریکی ہےقلب مسلم میں تیرے
پرنورسینہ ہوخدا شمس وقمرحیران ہو
یارب مسلمانان بزدل کوسداتوفیق دے
نقش پائے مصطفیٰ پرجان ودل قربان ہو
زیرحکومت آگئے مسلم تیرے اغیارکے
دنیاپہ یارب پھرتیرے محبوب کافرمان ہو
یارب مسلمانان کل دنیا کایہ ارمان ہو
یوم الجزاپھرمصطفیٰ کادست بدامان ہو
یارب تیری سیفی کی ہومقبول تجھ سے یہ دعا
جامع وصف سلف ملت پہ یہ قربان ہو

عقائد

ازاعلیٰ حضرت شمس العلما سید مقبول احمد شاہ قادری کشمیری رضی اللہ عنہ

سب اعمال کا دار و مدار ایمان پر ہے خصوصاً نماز، روزہ وغیرہ کا اگر ایمان نہیں تو نماز روزہ بیکار ہے۔ اسے کہتے ہیں کہ اگر سچے دل سے ان باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین میں سے ہیں۔اور اگر کسی ایک ضروریات دین کے انکار کرنے کو کفر کہتے ہیں۔اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو ضروریات دین ومسائل ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتا ہو۔جیسا کہ اللہ عزوجل کی وحدانیت،انبیا کی نبوت، جنت ونار،حشر ونشر وغیرہ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور ﷺ خاتم النبین ہیں۔عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں۔جو طبقہ علما میں نہ شریک کئے جاتے ہوں۔مگر علما کی صحبت سے شرفیاب ہوں۔مسائل علمی سے ذوق رکھتے ہوں۔نہ وہ جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے ایسے مسلمانوں کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریات دین کے منکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے۔ان پر اعمالِ بدن اصلاً جزو ایمان نہیں ہے۔مسلمان ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریات دین ہے اگرچہ باقی باتوں کو اقرار کرتا ہو۔اگرچہ وہ یہ کہے کہ یہ صرف زبان سے انکار ہے دل سے نہیں۔کہ بلا اکراح شرعی مسلمان کلمۂ کفر صادر نہیں کرسکتا۔وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کردیا۔ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف اصلاً گنجائش نہیں۔

اعتقاد کے متعلق چند مسائل مختصراً لکھ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ہر سنی مسلمان کو لام ہے ان کو حفظ کرے خواہ مرد ہو یا عورت۔

عقیدہ 1۔اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔نہ ذات میں نہ صفات میں،۔نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسماع میں۔عدم محال، قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ازلی کے بھی یہی معنی ہیں۔ہمیشہ رہے گا ابدی بھی کہتے ہیں۔وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت اور پرستش کی جائے۔عقیدہ۔وہ بے پردہ ہے کسی کا محتاج نہیں۔تمام عالم اس کا محتاج ہے۔عقیدہ۔اس کی صفتیں نہ عین ہیں نہ غیر۔یعنی صفات اسی ذات کا نام ہو۔ایسا نہیں اور نہ اس سے کسی طرح وجود میں جدا ہوسکیں۔کہ نفس ذات کا مقتضیٰ ہو اور عین ذات کو لازم ہے۔عقیدہ۔جس طرح سے اس کی ذات قدیم ازلی،ابدی ہے۔صفات بھی قدیم،ازلی ابدی ہیں۔عقیدہ۔اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا سارا جہاں حادث ہے یعنی پہلے نہ تھا پھر موجود ہوا۔عقیدہ۔صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے وہ گمراہ اور بددین ہے۔عقیدہ جو عالم میں کسی شئے کو قدیم مانے یا اس کی حدوث میں شک کرے کافر ہے۔عقیدہ۔وہ ہر کمال وخوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب ونقصان ہے پاک ہے۔عقیدہ۔جس بات میں کمال نہ ہو وہ بھی اس کے لئے محال ہے۔مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل وغیرہ عیوب سے منزہ ہے۔مثلاً یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنیٰ کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بنانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے اور سمجھنا محال پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہوجائے گی۔باطل محض کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان؟ نقصان تو اس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں۔عقیدہ۔حیات،قدرت،سننا،دیکھنا،کلام،علم،ارادہ اس کے صفات ذاتیہ ہیں۔مگر کان،آنکھ،زبان سے اس کا سننا دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ اجسام ہیں۔اجسام سے وہ پاک ہے۔عقیدہ۔مثل صفات کے کلام بھی قدیم ہے۔حادث مخلوق نہیں۔جو قرآن عظیم کو مخلوق بتائے۔ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر ائمہ رضی اللہ عنہم نے انہیں کافر کہا بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس کی تکفیر ثابت ہے۔عقیدہ۔اس کا کلام آواز سے پاک ہے۔یہ قرآن عظیم جس کی

تلاوت کرتے ہیں، جو مصاحف میں لکھتے ہیں۔اس کا کلام قدیم بلاصوت ہے۔یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث یعنی ہمارا پڑھنا حادث اور جو ہم نے پڑھا قدیم، اور ہمارا لکھنا حادث اور جو لکھا قدیم اور ہمارا سننا حدث اور سنا قدیم، عقیدہ۔غیب الشہادت سب کو جانتا ہے علم ذاتی اس کا خاصہ ہے۔جو شخص علم ذاتی، غیب خواہ شہادت کا غیر خدا کے لئے ثابت کرے کافر ہے۔علم ذاتی یہ ہے کہ بے دیئے خود حاصل ہو۔عقیدہ۔ہر بھلائی اور برائی اس نے اپنے علم ازلی کے موافق مقدر فرمادی ہے۔جیسا ہونے والا تھا اور جیسا کرنے والے تھے اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے۔ویسا اس نے لکھ دیا۔زید کے ذمہ برائی لکھی۔اس لئے زید برائی کرنے والا تھا۔گرزید بھلائی کرنے والا ہوتا تو وہ اس کے لئے بھلائی لکھتا۔اس کے علم یا اس کے لکھ دینے سے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔تقدیر کا انکار کرنے والوں کو نبی کریم ﷺ نے اس امت کا مجوس بتلایا۔عقیدہ۔قضا تین قسم پر ہے۔مبرم حقیقی، علم الٰہی میں کسی شئے پر معلق نہیں۔اور معلق محض صحف ملائکہ میں کسی شئے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرمادیا گیا اور معلق شبیہ بمبرم صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں وہ علم الٰہی میں تعلیق ہے۔وہ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیلی ناممکن ہے۔باقی دو قسموں کی تبدیلی ممکن ہے۔اس مبرم حقیقی کے متعلق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ان الدعا یرد القضاء وباہ ماابرم۔بیشک دعا قضا مبرم کو ٹال دیتی ہے۔'' اسی قضا مبرم غیر حقیقی کے متعلق حضرت سیدنا غوث الاعظم فرماتے ہیں۔''میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں'' اور جو قضا معلق ہے اس تک اکثر اولیا کرام کی رسائی ہوتی ہے۔ان کی دعا سے ان کی ہمت سے ٹل جاتی ہے۔

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمانوں کے لئے جس طرح ذات وصفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے۔ اس طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی ﷺ کے لئے کیا جائز کیا واجب اور کیا محال ہے کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہوجائے گا۔

عقیدہ نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو۔رسول اللہ ہی کے ساتھ خاص نہیں۔بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہے۔عقیدہ۔انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔عقیدہ اللہ عزوجل پر۔نبی ﷺ کا بھیجنا واجب نہیں اس نے اپنے افضل وکرم سے ہدیت کے لئے انبیا بھیجے۔عقیدہ۔نبی ہونے کے لئے اس پر وحی ہونا ضروری ہے۔خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔عقیدہ اللہ عزوجل نے بہت صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاری ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر۔انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔قرآن عظیم انسب سے افضل کتاب ہے۔سب سے افضل رسول پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ پر۔کلام الٰہی میں بعض کا بعض پر افضل ہونا، اس کے یہ معنی ہے کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زیادہ ہے۔ورنہ اللہ تعالیٰ ایک اور اس کا کلام ایک۔س میں افضل فضول کی گنجائش نہیں۔عقیدہ۔سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں۔اور کلام اللہ ہیں ان میں جو کچھ ارشاد ہوا اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اس امت کے سپرد کی تھی۔ان سے اس کی حفاظت نہ ہوسکی۔کلام الٰہی جیسا اترا تھا۔ان کے ہاتھوں میں ویسا باقی نہ رہا۔بلکہ ان کے شریروں نے تو یہ کیا کہ انہیں تحریفیں کردی یعنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھادیا۔عقیدہ۔چونکہ دین اسلام ہمیشہ رہنے والا ہے۔لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی۔فرمایا۔ان نحن نزلنا الذکر ان لحو الحافظون۔بیشک ہم نے قرآن اتارا اور بیشک ہم اسکے ضرور نگاہ بان ہیں، لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے۔اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہوجائے تو جو یہ کہے کہ اس کے چند پارے یا چند سورتیں یا چند آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کردیا یا بڑھادیا یا بدل دیا قطعاً کافر ہے۔کہ اس نے اس آیت شریف کا انکار کیا۔جو ہم نے ابھی لکھی۔عقیدہ۔اللہ عزوجل نے انبیاء کو اپنے

غیوب پر اطلاع دی کہ زمین و آسمان کا ہر زرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے۔مگر یہ علم غیب ان کو اللہ عز وجل کی طرف سے عطا کیا گیا۔لہٰذا یہ علم۔علم عطائی ہوا۔اور علم عطائی اللہ عز وجل کے لئے محال ہے۔عقیدہ ط۔طانبیاء اپنے اپنے قبروں میں بحیات حقیقی زندہ ہیں۔جیسے دنیا میں تھے۔کھاتے پیتے جہاں چاہے آتے جاتے ہیں۔تصدیق وعدہ الٰہی کے لئے ایک آن کو ہاں پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے۔انکی حیات۔حیات شہدا سے بہت ارفع واعلیٰ ہے لہٰذا شہدا کا ترکہ تقسیم ہوگا۔اس کی بی بی بعد عدت نکاح کرسکتی ہے۔بخلاف انبیا کے وہاں یہ جائز نہیں۔عقیدہ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی قول وفعل عمل وحالت کو بنظر حقارت دیکھا تو کافر ہو جاتا ہے۔عقیدہ۔سب سے پہلا مرتبہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملا۔بروز میثاق تمام انبیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نصرت کرنے کا عہد لیا گیا۔اسی شرط پر یہ منصب عظیم انہیں عطا ہوا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیالانبیا ہیں۔تمام انبیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی سب انبیا نے اپنے اپنے ہد کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت میں کام کیا۔اللہ عز وجل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام عالم کو سنور فرما دیا۔بایں معنیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ تشریف فرما ہیں۔

كالشمس فى وسطه السماء والفورها
يغشى البلاد مشارقاً و مغارباً

ملائکہ کا بیان

فرشتہ اجسام نوری ہے۔اللہ تعالیٰ نے انکو یہ طاقت دی ہے کہ جس شکل وصورت کو چاہیں اختیار کرلیں۔کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔کبھی دوسری شکل میں مگر عورت کی شکل میں نہیں آتے۔عقیدہ۔وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہے۔خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے ان کے سپرد مختلف خدمتیں ہیں، وہ نہ مرد ہیں نہ عورت۔انکی توہین اور گستاخی کفر ہے۔عقیدہ فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کے قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں

جن کا بیان

یہ آگ سے پیدا کی گئی ہیں۔ان کو بھی یہ طاقت ہی کہ جو شکل چاہیں اختیار کرلیں۔یہ مرد عورت دونوں بن سکتے ہیں۔انکی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں۔ان ہی شریروں کو شیطان کہتے ہیں۔یہ سب انسانوں کی طرح ذیعقل ارواح اور اجسام والے ہوتے ہیں اور انہیں توالد وتناسل ہوتا ہے۔کھاتے، پیتے، مرتے، جیتے ہیں۔عقیدہ۔ان میں مسلمان بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی۔مگر ان میں کفار مسلمانوں کی بنسبت بہت زیادہ ہیں اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھیسنی بھی ہیں اور بدمذہب بھی، اور ان میں فاسق کی تعداد بہ نسبت انسانوں کے زائد ہے۔عقیدہ۔ان کے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن شطان رکھنا کفر ہے۔☆☆☆

بقیہ شہاب ثاقب

عنقریب ان کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے اور اس دن کے لئے منتظر رہو۔جب تم سے سوال ہوگا یہ مال کس طرح حاصل کیا تھا؟ یعنی جائز طریقے سے یا ناجائز طریقے سے۔پھر یہ مال کہاں خرچ کیا تھا؟ یعنی جائز کاموں میں یا ناجائز کاموں میں۔اس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد نہ یہ غلامیت کا بڑا درجہ۔

فارتقب انهم مرتقبون

(اس مضمون کو بسبب عوارض خارجی طباعت ملتوی ہوگئی تھی۔اللہ تعالیٰ نے طباعت کا وقت لایا ضروری باتوں کا اضافہ ہوا ہے۔مسلمانوں کے نور ایمان کو مضبوط بنا دے گا۔اور فاسق بدعتی اور بدمذہبوں کو نیست ونابود کر دے گا)

الا لا يعلم القوام انا

(نوٹ: یہاں ایک عربی شعر تھا جس کی طباعت صاف نہ ہونے کی وجہ سے واضح نظر نہ آرہا تھا۔ناچیز (غ رفدا) نے اسے حذف کیا۔)☆☆☆☆

تعارف

از حکیم عبدالحمید خاں۔ ہونگنور۔ ریاست میسور

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ الرشاد مسلمانوں کو شدید ضرورت تھی۔ آج بندہ رسالہ الرشاد کے نگران کار حضرت علامہ سید مقبول احمد شاہ قادری کشمیری مدظلہ تعالیٰ کا تعرف کرائے گا۔ یہ کشمیری عالم 25 سال سے قیام فرماہیں۔ ہم نے علامہ موصوف کو بہت نزدیک سے دیکھا ہے۔ خادم نے یہ دیکھا۔ وہ من وعب بیان کرتا ہے۔ آپ صُورت و سیرت دونوں، بہ درجہ کمال رکھتے ہیں۔ خوش وضع میانہ قد گورا رنگ دلکش قدو خال کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ سیرت پاک صورت سے لاکھ گنا بڑھ چڑھ کر ہے۔ چہرے پر نورانیت مسکراہٹ ہمیشہ ہونٹوں پر کھیلتی رہتی ہے۔ سے غرض حق گو عالم۔ راست باز۔ متقی دیندار۔ عبادت گذار نڈر و بے باک انسان جو خدا کی ذات کے سوا کسی سے ڈرتا ہی نہیں۔ بہترین قاری جنکی قرات سننے سے سخت سے سخت دل بھی نرم بن جاتا ہے۔ محبت الٰہی خوف الٰہی کا نورانی پیکر بے ملال مقرر قال اللہ قال الرسول پر گھنٹوں تقریر کرنے والے جن کا لفظ لفظ دل پر نقش ہوتا چلا جاتا ہے۔ بے مثال مفتی آپ جو بھی فتویٰ پوچھے فوراً جواب ملے گا۔ قرآن وحدیث وائمہ کے اقوال سند میں فوراً پیش کردیتے ہیں۔ قوت حافظہ پر حیرت ہوتی ہے۔ بغیر کتابوں کی مدد کے قوت یادداشت سے برموقعہ جوان دینے والے جس کا ہر لفظ سچا اور دل پر اثر کرنے والا ہوتا ہے۔ آپ دوستوں کے دوست۔ بچوں کے دوست، مسافروں کے دوست۔ غریبوں کے دوست۔ مسکینوں کے دوست یتیموں کے دوست۔ ہر پابند صوم وصلوٰۃ مسلمانوں کے دوست ہیں۔ ہم نے کئی مرتبہ قوم کی طرف سے نقدی پیش کی۔ آپ نے اس ہمیشہ ٹھکرایا۔ کبھی کسی وقت بھی قبول نہ فرمایا۔ سچ ہے کہ قال اللہ وقال الرسول کی قیمت چاندی کے بے جان سکّے نہیں ہیں۔ آپ خلوص وایثار کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ جو اس صدی میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی ہے۔

آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

اس دور الحاد فتنہ وفساد میں آپ واقعی آفتاب ہدایت ہیں۔
بڑے ہی خوش قسمت ہیں مسلمانان ہانگل کہ رب العزت نے انہیں ایک صالح متقی متبحر عالم کی ذات سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیدیا ہے۔ اب مسلمانان ہانگل کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس آفتاب شریعت سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں۔ ایک دینی مدرسہ قائم کر کے بچوں اور جوانوں کی دینی تربیت کا انتظام کرائیں اور علامہ موصوف سے تصنیف وتالیف کا کام لیں۔ تاک ہماری قوم کے جوان اور بچے سب کے سب راسخ العقیدہ سچے سنی مسلمان بن کر نکلیں۔ اس دور بے دینی میں اپنے ایمان واسلام کی حفاظت فرض اولین ہے۔ حضرت علامہ موصوف کی ذات گرامی شریعت وتصوف کا دریائے بیکراں ہے۔ ایسے نایاب ہستیاں بار بار پیدا نہیں ہوتے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ شہرت اور نام ونمود سے ہمیشہ دور رہا کرتے ہیں۔ علوم شریعت کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ جو بھی مسئلہ پوچھا جائے محققانہ انداز میں سب کچھ سمجھا دیتے ہیں۔ مسئلہ کا کوئی حصہ بھی تشنۂ تکمیل نہیں رہتا۔ آپ عشق رسول ﷺ اور زہد وتقویٰ کا عالی مرتبہ حاصل ہے۔ کاش قوم ایک متبحر عالم کی حقیقت کو پہچانے اور اس دریائے علوم سے اپنی روحانی تشنگی کو بجھائے۔ ایک خدارسیدہ بزرگ سے اپنی آخرت سنوار لیں۔ وما علینا الا البلاغ

اردو اور کانگریس کی مجلس عاملہ

(ماخذ پیام مشرق دہلی۔ 7 جون 1953)

(''الرشاد''اردو زبان کی ہر وقت حمایت کرے گا کیوں کہ اردو ہندوستان کی سب سے افضل ہندوستانیوں کی ترجمانی کرنے والی ہندو، مسلمان، عیسائی، سکھ، پارسی وغیرہ کی مشترکہ زبان ہونے کے باوجود ہندوستان کے چپہ چپہ میں پڑھی، لکھی، بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اردو زبان کے بانی ہندو اور مسلمان یعنی ہندوستانی ہیں۔ اردو زبان کو آج جو درجہ حاصل ہے وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ ہندوستانی علمی خزانہ کو زینت بخشنے کا شرف اردو زبان کو حاصل ہے۔ آج کل اردو زبان کے خلاف طوفان بے تمیزی اٹھا ہے وہ صرف تعصّبانہ اور قابل نفرت ہے۔ ہم مخالفین اردو سے پوچھتے ہیں کیا آپ اس لئے اردو زبان کو مٹانا چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی تنگ نظر اور فرقہ پرست افراد پیپسر۔ کانگریس کی مجلس عاملہ کا منصفانہ اور برموقعہ فیصلہ ذیل میں درج ہے۔ ادارہ الرشاد)

آل انڈیا کانگریس کی مجلس عاملہ نے کافی غور و خوص کے بعد کئی قراردادیں منظور کیں ہیں۔ ان قراردادوں میں سے ایک کا تعلق اردو سے بھی ہے۔ مجلس عاملہ فرماتی ہے۔

''ہندوستان کے دستور اساسی کی آٹھویں فہرست میں ہندوستان کی خاص خاص زبانیں گنائی گئی ہیں ان زبانوں میں اردو بھی ہے اور مجلس عاملہ کو یقین ہے کہ اس کا جائز مقام تسلیم کیا جائے گا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اردو ہندوستان کی زبان ہے۔ جو ہندوستان میں پیدا ہوئی اور پروان چڑھی اور ہندوستان میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسے بولتی اور لکھتی ہے''

اردو والوں کو کانگریس کا ممنون ہونا چاہئے کہ ٹنڈن جی کے رجحانات، اعلانات ارطریق کار کے باوجود کانگریس نے یہ حقیقت تسلیم کرلی کہ اردو ہندوستان میں پیدا ہوئی اور پروان چڑھی اور اس کا جائز مقام تسلیم ہونا چاہئے۔ قیامت تو یہ ہے کہ ہندوستان میں اس وضع وقماش کے لوگ پیدا ہورہے ہیں جو اردو تو اردو، مسلمان اور اس تہذیب کو بدیسی سمجھتے ہیں۔ جس پر اسلامی رنگ چڑھ گیا ہے۔ ان کے نزدیک جامع مسجد بھی بدیسی ہے اور تاج محل بھی بدیسی ہے۔ واقعات کے اس صبر آزما تضاد میں جب ہم کانگریس کی مجلس عاملہ کی تجویز دیکھتے ہیں تو ہمیں اگرچہ وہ دن بھی یاد آتے ہیں۔ جب ہندوستانی اپنی دیوناگری لپی اور فارسی رسم خط کے ساتھ ہندوستان کی قومی زبان تھی۔ پھر بھی یہ غنیمت ہے کہ اردو کا جائز مقام تسلیم کیا گیا۔

جب اردو کو دیس نکالا مل رہا ہو اور کوئی درد بھری نظروں سے یہ بھی کہہ دے کہ تو ہماری ہے۔ تو کہاں جائے گی۔ تو ہمیں ان نظروں پر پیار آہی جاتا ہے۔ ہمیں تسلیم ہے کہ مجلس عاملہ نے اردو کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اس کی اہمیت ہے۔ اور اس سے ایک اچھی فضا پیدا ہوگی۔ اور اب یہ اردو کے حامیوں اور ہندوستان کی مشترکہ تہذیب وتمدن اور مشترک زبان کے نام لیواؤں کا فرض ہے کہ وہ اس اعلان اور اس فیصلہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائے لیکن اس سلسلہ میں یہ اہم سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اس میں شبہ نہیں کہ کانگریس برسراقتدار پارٹی ہے اور اس کی ہر بات مرکز صوبوں اور یونیٹوں کی وزارتوں کو ماننی چاہئے لیکن ایڈمنسٹریشن کا تجربہ کچھ اور ہے اور کانگریس کے فیصلے کچھ اور ہوتے ہیں۔ پچھلے دنوں ہم نے دیکھا ہے کہ کانگریس کا ہر فیصلہ ٹھکرایا گیا کانگریس کا فیصلہ یہ تھا کہ ابتدائی جماعتوں میں بچوں کی تعلیم کا انتظام اس زبان میں کیا جائے۔ جو بچوں کی مادری زبان ہو۔ یہ فیصلہ کانگریس کا ہی فیصلہ نہیں تھا۔ بلکہ حکومت ہند کا بھی فیصلہ تھا۔ لیکن ہندوستان کے تمام صوبوں اور یونیٹوں میں یہ ہدایت یا فیصلہ جس بری طرح نظرانداز کیا گیا۔ اس پر کانگریس ہائی کمان کو شرم آنی چاہئے ایک طرف ایڈمنسٹریشن کی پالیسی اور طریق کار ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہورہا ہے کہ اردو مٹائی جارہی ہے۔ دوسری طرف ہندی کے حامیوں اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن کے وہ اعلانات ہیں جو یوپی میں اردو کو علاقائی زبان قرار دینے کی تحریک کو غداری سے کم نہیں سمجھتے۔ اور کیوں جانئے کانگریس کی مجلس عاملہ کے اس فیصلے کے خلاف ہندی کے حمایتی اور ٹنڈن گروہ جو شور قیامت بپا کریں گے۔ اس کے بعد ہمیں دیکھنا ہے کہ اس بقیہ ص 38 پر

تاریخ کا ایک ورق

غزوۂ بدر

غزوہ بدر حق و باطل کا اول اور فیصلہ کن معرکہ تھا۔خدا کا برگزیدہ پیغمبر ایک سایہ دار جگہ کے نیچے اپنی محدود جماعت کے ساتھ حق وصداقت کی حمایت میں سرگرم کارزار تھا۔اور وہی پیر مرد جس نے اپنے وعظ و پند سے عثمان بن عفان، ابوعبیدہ بن الجراح اور عبدالرحمٰن بن عوف جیسے اولوالعزم و اکابر صحابہ کو حلقہ بگوش اسلام بنالیا تھا۔نہایت جانبازی کے ساتھ تیغ بکف اپنے ہادی کی حفاظت میں مصروف تھا۔کفار ومشرکین ہر طرف سے نرغہ کر کے آتے رہے اور یہ ہر ایک کو اپنی خداداد شجاعت سے بھگا دیتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کی کثرت دیکھ کر محزون ہوتے اور سر بسجدہ ہو کر خدا سے دعا فرماتے۔"اے اللہ مجھ کو بے یار و مددگار نہ چھوڑ، اور اپنا عہد پورا کر، اے خدا کیا تو چاہتا ہے کہ آج سے تیری پرستش نہ ہو؟ اس عالم حزن و یاس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدیم مونس باوفا اور ہمدم غمگسار شمشیر برہنہ آپ کی حفاظت میں مصروف ہوتا اور تسلی ودلدہی کے کلمات اس کی زبان پر جاری ہوتے۔اس خوفناک جنگ میں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گزاری سے غافل نہ ہوئے۔ایک دفعہ ردائے مبارک شانہ اقدس سے گر گئی۔ فوراً تڑپ کر آئے اور اٹھا کر شانہ پر رکھ دی۔پھر رجز پڑھتے ہوئے غنیم کی صف میں گھس گئے۔

یہی وہ وارفتگی جوش اور حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ تھا۔ جس نے قلت کو کثرت کے مقابلہ میں سربلند کیا۔

اس جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ تقریباً ستر 70 قیدی ہاتھ آئے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے متعلق کبار صحابہ مشورہ کیا۔ حضرت عمر فاروق کی رائے تھی کہ سب قتل کر دئے جائیں۔لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یہ سب اپنے ہی بھائی بند ہیں۔اسلئے ان کے ساتھ رحم وتلطف کا برتاؤ کرنا چاہئے اور فدیہ لے کر ان کو آزاد کر دینا چاہئے۔رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے پسند آئی۔

صدمہ جانکاہ

حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

10ھ میں حضور پُرنور نبی آخرالزماں نے آخری حج کیا حج سے واپسی کے بعد ابتدائے ماہ ربیع الاول 11ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نہایت تندہی اور جانفشانی کے ساتھ تیارداری اور خدمت گزاری کا فرض انجام دیا۔ایک روز باہر آئے۔لوگوں نے پوچھا کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج کیسا ہے؟ حضرت علی نے اطمینان ظاہر کیا۔حضرت عباس نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا خدا کی قسم میں موت کے وقت خاندان عبدالمطلب کے چہرے پہچانتا ہوں۔آؤ چلو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں کہ ہمارے لئے خلافت کی وصیت کر جائیں۔حضرت علی نے کہا میں نے نہیں عرض کروں گا اگر خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کر دیا تو پھر آئندہ کوئی امید باقی نہ رہے گی۔

دس روز کی مختصر علالت کے بعد 12 ربیع الاول دوشنبہ کے دن دوپہر کے وقت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاں نثاروں کو اپنی داغ مفارقت دے گئے۔حضرت علی چونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ترین عزیز اور خاندان کے رکن رکین تھے۔اس لئے غسل اور تجہیز و تکفین کے تمام مراسم انہی کے ہاتھ سے انجام پائے۔انصار ومہاجرین دروازہ کے باہر کھڑے تھے۔ایک روایت میں ہے کہ ایک انصاری کو بھی اس میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

متفرقات

☆ضبط وتحمل

امیر معاویہ کو جس قدر دنیاوی جاہ وجلال اور قوت واقتدار حاصل تھا۔ اس سے ہر تاریخ دان وقف ہے۔لیکن اس دنیاوی وجاہت کے باوجود وہ حد درجہ متحمل مزاج تھے۔تلخ سے تلخ اور ناگوار سے ناگوار باتیں شربت کی طرح پی جاتے تھے۔چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ غصہ پی جانے سے زیادہ میرے لئے کوئی شئی لذیذ نہیں۔☆☆☆

☆ذرائع خبر رسانی اور پرچہ نگاری

برید یعنی سرکاری ڈاک کا انتظام ایک مہذب سلطنت کے لئے ناگزیر شئی ہے۔امیر معاویہ کے زمانے تک اسلامی حکومت میں یہ طریقہ رائج نہ تھا۔سب سے پہلے انہیں نے اس کو جاری کیا۔اس کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ گھوڑے دوڑ کے تیز رفتار گھوڑے تھوڑی تھوڑی مسافت پر رہتے تھے۔خبر رساں خبر لے کر ان پر سوار ہوتا اور نہایت تیزی کے ساتھ لے جاتا تھا۔اور جب گھوڑا تھک جاتا تھا تو آگے کی چوکی سے پر جہاں تیز رفتار گھوڑے ہر وقت تیار رہتے تھے۔تازہ دم گھوڑے سے تبادلہ کر کے آگے بڑھتا تھا۔اسی طریقہ سے بڑھتا ہوا اور گھوڑے بدلتا ہوا منزل مقصود پر پہنچ جاتا تھا۔اس طریقہ سے ایک مقام کی خبر دوسرے مقام پر نہایت جلد پہنچ جاتی تھی۔☆☆☆

مرد خدا حضرت حسن رضی اللہ عنہ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ غیر معمولی ضبط وتحمل کے مرد خدا تھے۔مروان جیسے شقی القلب اور سنگ دل پر بھی اثر ہوا تھا۔چنانچہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے جنازے پہ روتا تھا۔حضرت حسین نے کہا اب کیوں روتے ہو؟ تم نے ان کے ساتھ کیا کیا نہ کیا؟ اس نے پہاڑ کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا وہ اس سے زیادہ حلیم وبردبار کے ساتھ کیا۔☆☆☆

بے نمازی شوہر سے نفرت

لاہور 8 جون ملتان روڑ لاہور کے قریب میں ایک لڑکی نے اپنے خاوند محمد اسلم سے اس بات پر طلاق حاصل کر لی کہ وہ نماز روزہ کا پابند نہ تھا۔اس لڑکی نے اپنی علیٰحدگی کا سبب بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام نے نماز روزہ کو قرار دیا ہے اور جو شخص اسلام کے ان فرائض پر عمل نہیں کرتا اور ان کی ادائیگی سے ہی چراتا ہے۔وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اسے مسلمان کہا جائے۔اور کوئی مسلمان عورت ایسے شخص کے نکاح میں کبھی نہیں رہ سکتی۔لڑکی جو خود بھی صوم وصلوٰۃ اور دینیات کی پابند ہے۔اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ اس نے اپنے شوہر کو نیک راہ پر لانے کی پوری کوشش کی لیکن وہ راہ راست پر نہ آیا☆

بقیہ اردو اور کانگریس کی مجلس عاملہ

فیصلہ کی کیا قیمت رہ جاتی ہے۔کانگریس سے عموماً ہمیں یہ شکایت نہیں ہے کہ اس کے اصول اچھے نہیں ہیں بلکہ شکایت یہ ہے کہ اس کے اصولوں اور فیصلوں پر عمل نہیں ہوسکتا اور اس کے فیصلوں کا ایڈمنسٹریشن مذاق اڑاتا ہے ہم کانگریس ہائی کمان سے درخواست کریں گے کہ وہ ایک ایسی کمیٹی بنادے جس کا یہ فرض ہو کہ وہ کانگریس کے فیصلوں کی تعمیل کرائے اور اگر فیصلوں کی تعمیل نہ ہو تو وہ کانگریس ہائی کمان یا مجلس عاملہ کے سامنے رپورٹ پیش کرے کہ اس کے فیصلوں کی تعمیل نہ ہوسکی۔کیا ہم امید یں کریں کہ دو مہینہ کے بعد کانگریس کی مجلس عاملہ پھر اردو کے سوال پر غور کرے گی اور یہ فیصلہ کرے گی کہ اس کی ہدایت اور فیصلہ پر ایڈمنسٹریشن نے کہاں تک عمل کیا اور عمل نہیں کیا تو کیوں؟ کانگریسی وزارتوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ کانگریس کی مجلس عاملہ صرف فیصلہ نہیں کرتی بلکہ ان پر عمل بھی کرا سکتی ہے۔